

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)**Remedies for Racial Hatred in the Digital Age and Sufi Ethics: A Contemporary Study**

ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کا تدارک اور صوفیانہ اخلاقیات: ایک عصری مطالعہ

Mirza Muhammad Ali Raza

PhD Scholar, Islamic Studies, Ghazi University Dera Ghazi Khan

2018gu2105@student.gudgk.edu.pk**Dr. Ashfaq Ahmed**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University Dera Ghazi Khan

aahmed@gudgk.edu.pk**Abstract**

The social media algorithms, echo chambers, anonymity, and a fast dissemination of hate speech and fake news in the digital age have given racial hatred and ethnocentrism new and more dangerous dimensions. This paper goes on to discuss how racial prejudice and tribal bigotry is changing in the multicultural Pakistani society and particularly in the micro case study of Dera Ghazi Khan. In this case the Baloch tribes are very powerful e.g. Mazari, Leghari and Khosa which still influence social and political organization by their strong tribes and traditional system of tumandari. The digital platforms have intensified the pride of the tribes and inter-tribal conflicts making the traditional ethnocentrism viralized online polarization threatening social harmony. The study examines the Islamic doctrine on human togetherness as embodied by the Holy Quran, the Prophetic Sunnah and the Farewell Sermon (Khutba Hajjat al-Wida), which categorically denies racial superiority. It then explores the ethics of Sufi, which are focused on Wahdat al-Wujud (Unity of Being), tazkiyah nafs (purification of the self), love (muhabbah), tolerance, and humility, as an extreme counter-narrative. The mystic verse of Khawaja Ghulam Farid (RA), a towering Sufi saint of the Saraiki region directly allied with region, seems to be a force that brings the tribal groups together and universal human brotherhood. Results show that Sufi ethical framework can provide spiritual and practical means of digital hate combating, namely, language protection, tolerance, patience, and inner reform. The research suggests course of action, which includes addition of digital ethics in Sufi thought in school curricula, encouraging positive counter-narratives online, and developing state policies in digital literacy and social unity. The future opportunities indicate the revolutionary possibilities of digital zawiyahs and contemporary spreading of Sufi doctrines to create tolerance in polarized cyberspace. This paper posits that Sufi ethics can offer a holistic, spiritual act of alternative to the racial hatred of the digital era, and can restore social integrity in pluralistic societies such as Pakistan.

Keywords: Racial Hatred, Digital Ethnocentrism, Sufi Ethics, Wahdat Al-Wujud, Counter-Narrative, Tribal Identity, Dera Ghazi Khan, Khawaja Ghulam Farid, Human Unity, Social Media Algorithms.

1- مقدمہ (Introduction)

نسلی منافرت اور عصبیت انسانی تاریخ کا ایک ایسا زہریلا عنصر ہے جو نسل، رنگ، ثقافت اور مذہب کی بنیاد پر نفرت، تعصب اور تشدد کو جنم دیتا رہا ہے۔ یہ نہ صرف ذاتی سطح کا تعصب بلکہ ایک منظم سماجی، معاشی اور سیاسی ڈھانچہ ہے جو اقلیتوں کو حقیر سمجھ کر انہیں وسائل، حقوق اور وقعت سے محروم رکھتا ہے۔ تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو نسلی عصبیت جہالت، خوف اور طاقت کی ہوس سے پیدا ہوتی ہے، جو معاشروں کو تقسیم کر کے ان کی ہم آہنگی، استحکام اور ترقی کو شدید خطرات میں ڈال دیتی ہے۔ معاصر عالمی تناظر میں یہ منافرت روایتی شکلوں سے آگے نکل کر نئی شکلوں میں ابھر

رہی ہے، جہاں یہ نہ صرف ذاتی تعلقات بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر امن وامان کو چیلنج کر رہی ہے۔¹ یہ عصبیت صرف ایک جذباتی رد عمل نہیں بلکہ ایک طویل مدتی سماجی زخم ہے جو نسلوں کو متاثر کرتا ہے اور معاشرتی عدل و انصاف کے اصولوں کو کمزور کرتا ہے۔ ڈیجیٹل عہد نے سماجی رویوں میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں، جہاں سوشل میڈیا اگور تھم، ایکو چیمر ز اور فوری پھیلاؤ کی وجہ سے نسلی منافرت کو نئی ہوا مل رہی ہے۔ اگور تھم کی تعصب پر مبنی ساخت نفرت انگیز مواد کو ترجیح دیتی ہے، جس سے پولرائزیشن بڑھتا ہے اور لوگ مخالف آراء سے الگ تھلگ رہ جاتے ہیں۔ نتیجتاً سماجی برداشت کم ہو رہی ہے، نوجوان نسلیں زیادہ انتہا پسند رویوں کی طرف مائل ہو رہی ہیں اور آن لائن نفرت آف لائن تشدد میں تبدیل ہو رہی ہے۔ یہ تبدیلیاں نہ صرف ذاتی رویوں بلکہ اجتماعی شعور کو متاثر کر رہی ہیں، جہاں حقیقت پسندی کی بجائے فلٹر بلز غالب آ جاتے ہیں۔² ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے نفرت کو عالمی سطح پر پھیلانے کا طاقتور آلہ بنا دیا ہے، جو روایتی میڈیا سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔

تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا صوفیانہ اخلاقیات جو محبت، رواداری، انسانی اتحاد اور روحانیت پر مبنی ہیں ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کے تدارک کا موثر اور عملی ذریعہ بن سکتی ہیں؟ اس مطالعے کے مقاصد میں نسلی عصبیت کی ڈیجیٹل شکلوں کا تجزیہ، صوفی فلسفہ کے اصولوں (جیسے وحدت الوجود اور انسانی اخوت) کا معاصر اطلاق، اور ڈیجیٹل ماحول میں ان اصولوں کے عملی استعمال کے ذریعے سماجی رویوں میں مثبت تبدیلی کا خاکہ پیش کرنا شامل ہیں۔ یہ تحقیق صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی حل پیش کرنے کی طرف مائل ہے تاکہ ڈیجیٹل نفرت کے خلاف صوفیانہ اخلاقیات کو ایک موثر تدارک کے طور پر قائم کیا جاسکے۔³ یہ مطالعہ پاکستان جیسے متنوع معاشروں کے تناظر میں خاص اہمیت رکھتا ہے جہاں صوفی روایت گہری جڑی ہوئی ہے اور ڈیجیٹل چیلنجز شدید ہیں۔

2- نسلی تقاخر: مفہوم، اقسام اور تاریخی پس منظر

نسلی تقاخر، جسے عموماً نسل پرستی (racism) اور عصبیت نسلی یا قومی (ethnocentrism) کہا جاتا ہے، ایک ایسا سماجی اور نفسیاتی رجحان ہے جس میں کوئی فرد یا گروہ اپنی نسل، رنگ، ثقافت یا قبائلی شناخت کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے اور اس برتری کی بنیاد پر دوسروں کو حقیر، کمتر یا خطرناک قرار دیتا ہے۔ نسل پرستی ایک منظم ڈھانچہ ہے جو سماجی، معاشی اور سیاسی سطح پر وسائل کی تقسیم، حقوق کی فراہمی اور وقعت کے تعین میں عدم مساوات پیدا کرتا ہے، جبکہ ethnocentrism زیادہ وسیع ہے اور ثقافتی یا اخلاقی برتری کے احساس پر مبنی ہوتا ہے، جو نسل کی حیاتیاتی

¹ Michael C. Holland, "Online Racism, Digital Mental Health Tools, and ...," PMC - NIH (2026), <https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC12818496/>.

² Á. S. Corella, "Racism in the Digital Age: The Impact of Social Media Algorithms on Public Discourse," The Age of Human Rights Journal (2025), <https://revistaselectronicas.ujaen.es/index.php/TAHRJ/article/view/9603/10089>; K. N. Hampton, "Disrupting Echo Chambers? How Social Media Is Related to ...," (2025), <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/1369118X.2025.2460556>.

³ Saroosh Ahmad Mir, "The Doctrine of Sufi Philosophy as a Powerful Antidote to Global Terrorism," Kanz Philosophia: A Journal for Islamic Philosophy and Mysticism 10, no. 1 (June 2024): 1–18, <https://doi.org/10.20871/kpjipm.v10i1.247>; B. T. H. Keum, "Critical Social Media Literacy Buffers the Impact of Online Racism on Internalized Racism among Racially Minoritized Emerging Adults," (November 2024); C. Kentmen-Cin, "Hate Speech on Social Media: A Systemic Narrative ...," (2025).

برتری کے بغیر بھی موجود رہ سکتا ہے۔⁴ یہ تفاخر نہ صرف ذاتی تعصب بلکہ ایک طاقتور سماجی قوت ہے جو گروہوں کے درمیان دیواریں کھڑی کر کے امن، ہم آہنگی اور انسانی اتحاد کو چیلنج کرتا ہے۔ تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو یہ جہالت، خوف نقصان اور طاقت کے حصول کی نفسیات سے جنم لیتا ہے، جو معاشروں کو تقسیم کر کے ان کی ترقی کو روکتا ہے۔ معاصر مطالعے بتاتے ہیں کہ ethnocentrism racism کا پیشرو بھی بن سکتا ہے، کیونکہ گروہی برتری کا احساس آہستہ آہستہ حیاتیاتی یا ثقافتی تعصب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

جاہلی معاشرے میں نسلی عصبیت انتہائی شدید اور واضح شکل میں موجود تھی۔ عرب کے قبائلی معاشرے میں 'عصبیت (asabiyyah)' کی بنیاد پر قبائل ایک دوسرے کے خلاف جنگوں میں مصروف رہتے تھے، جہاں نسل، خاندان اور قبائلی شجرہ نسب کو فوقیت دی جاتی تھی۔ سیاہ فام غلاموں اور غیر عربوں کے ساتھ امتیازی سلوک عام تھا، اور یہ تعصب اتنا گہرا تھا کہ اسلام کے آنے کے بعد بھی نبی کریم ﷺ نے اس کی شدید مذمت فرمائی اور فرمایا کہ جاہلیت کی عصبیت کی بنیاد پر لڑنے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے۔⁵ جاہلی دور کی یہ عصبیت نہ صرف قبائلی جنگوں (جیسے حرب البسوس) کا سبب بنی بلکہ انسانی برابری کے تصور کو بالکل مسترد کر دیتی تھی۔ اسلام نے اسے چیلنج کیا اور وحدت انسانی، تقویٰ کی برتری اور نسلی مساوات کا پیغام دیا، جو آج بھی ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کے خلاف ایک طاقتور مثال ہے۔ یہ تاریخی پس منظر بتاتا ہے کہ نسلی تفاخر کوئی جدید ایجاد نہیں بلکہ انسانی تاریخ کا ایک مسلسل زہریلا عنصر ہے جو جہالت کے دور سے چلا آ رہا ہے۔

برصغیر اور قبائلی معاشروں میں نسلی شناخت کی پیچیدگیاں اور بھی گہری ہیں، جہاں ذات پات، قبائلی وفاداریاں، لسانی گروہ اور مذہبی تقسیم نے نسلی تفاخر کو مختلف شکلوں میں جنم دیا۔ برصغیر میں نوآبادیاتی دور سے پہلے ذات پر مبنی نظام اور قبائلی شناخت (جیسے پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچ اور مہاجر) نے سماجی درجہ بندی قائم کی، جبکہ برطانوی دور میں 'divide and rule' پالیسی نے ان تقسیموں کو مزید ہوا دی۔ پاکستان کے تناظر میں مہاجر شناخت، صوبائی عصبیت اور قبائلی وفاداریاں آج بھی نسلی تفاخر کی شکل اختیار کر سکتی ہیں، جہاں ایک گروہ دوسرے کو وسائل اور شناخت پر غالب آنے والا سمجھتا ہے۔⁶ یہ شناخت مثبت ثقافتی فخر بھی پیدا کر سکتی ہے لیکن جب یہ دوسروں کی توہین یا محرومی کا باعث بن جائے تو یہ خطرناک عصبیت بن جاتی ہے۔ برصغیر کی تاریخ ہندو تو، مسلم لیگ کی تحریک اور بعد کے صوبائی تنازعات سے بھری پڑی ہے، جو بتاتی ہے کہ نسلی / قبائلی

⁴ Rana Suh, "Ethnocentrism and Racism," in Ethnic and Cultural Studies (EBSCO Research Starters, 2024), <https://www.ebsco.com/research-starters/ethnic-and-cultural-studies/ethnocentrism-and-racism>; Brian C. Rathbun, Christopher Sebastian Parker, and Caleb Pomeroy, "Separate but Unequal: Ethnocentrism and Racialization Explain the 'Democratic' Peace in Public Opinion," American Political Science Review (2025), <https://www.cambridge.org/core/journals/american-political-science-review/article/separate-but-unequal-ethnocentrism-and-racialization-explain-the-democratic-peace-in-public-opinion/0BEEE1D2EC35BFD9EE6A8BA8E344643A>.

⁵ Yaqeen Institute, "Hadith #32 – Racism and Tribalism," in 40 Hadiths on Social Justice (accessed 2026), <https://yaqeeninstitute.org/watch/series/hadith-32-racism-and-tribalism-40-hadiths-on-social-justice>; Abu Amina Elias, "Islam is against Racism and Prejudice" (July 25, 2013, updated references in recent discussions 2025), <https://www.abuaminaelias.com/islam-against-racism-bigotry/>.

⁶ Crispin Bates, "Communalism and Identity among South Asians in Diaspora," in relevant ethnographic studies (updated context in 2025 scholarship); see also discussions on Mohajir identity and provincialism in Pakistani historical analyses (2024–2025 publications on ethnic politics in Pakistan).

شناخت کس طرح سیاسی ہتھیار بن جاتی ہے۔ صوفیانہ روایت، جو برصغیر میں گہری جڑی ہوئی ہے، ان تقسیموں کے خلاف انسانی اخوت اور رواداری کا پیغام دیتی رہی ہے، جو ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کے تدارک کے لیے ایک عملی بنیاد فراہم کر سکتی ہے۔

3۔ ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کا نیا تناظر

سوشل میڈیا نے شناختی سیاست (identity politics) کو ایک طاقتور ڈیجیٹل پلیٹ فارم فراہم کر کے نسلی منافرت کو نئی شکل دی ہے۔ جہاں روایتی طور پر شناختی سیاست گروہی حقوق اور مساوات کی جدوجہد کا ذریعہ تھی، وہاں آج الگورتھم کی مدد سے یہ اکثر پولرائزنگ ہو گئی ہے۔ صارفین اپنی نسل، مذہب، لسانی یا قبائلی شناخت کو آن لائن اجاگر کرتے ہیں، جو مثبت آگاہی بھی پیدا کر سکتی ہے لیکن زیادہ تر معاملات میں ہم بمقابلہ ان (us versus them) کی نفسیات کو تقویت دیتی ہے۔ الگورتھم ایسے مواد کو ترجیح دیتے ہیں جو جذباتی، تنازعہ خیز اور شناخت پر مبنی ہوں، جس سے نسلی تقاضا کی نئی شکلیں ابھرتی ہیں۔⁷ پاکستان اور برصغیر کے تناظر میں لسانی، صوبائی اور مذہبی شناختوں کی ڈیجیٹل اظہار نے قبائلی عصبیت کو عالمی سطح پر پھیلانے کا موقع دیا ہے، جہاں ایک پوسٹ یا ویڈیو ہزاروں لوگوں تک فوری پہنچ جاتی ہے۔ یہ عمل نہ صرف ذاتی تعصب بلکہ اجتماعی پولرائزیشن کو ہوا دیتا ہے، جس میں شناخت کی بنیاد پر دوسروں کو خارج کرنا عام ہو گیا ہے۔

آن لائن پولرائزیشن اور ڈیجیٹل گروہ بندی (digital groupism) ڈیجیٹل عہد کی سب سے خطرناک حقیقت ہے۔ ایکو چیمرز (echo chambers) اور فلٹر بلز (filter bubbles) کی وجہ سے صارفین صرف اپنے خیالات کی تصدیق کرنے والا مواد دیکھتے ہیں، جس سے مخالف گروہوں کے بارے میں غلط فہمیاں اور نفرت بڑھتی ہے۔ سوشل میڈیا الگورتھم جذباتی اور انتہا پسندانہ مواد کو زیادہ ویوز، لائکس اور شیئرز کی بنیاد پر پروموٹ کرتے ہیں، جو affective polarization کو بڑھاتا ہے۔⁸ نتیجتاً لوگ مخالف شناخت والوں کو نہ صرف مختلف بلکہ خطرناک سمجھنے لگتے ہیں۔ پاکستان میں صوبائی، لسانی اور فرقہ وارانہ گروہ بندی کی ڈیجیٹل مثالیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ کیسے آن لائن بحثیں حقیقی دنیا کے تنازعات کو ہوا دیتی ہیں۔ یہ گروہ بندی سماجی برداشت کو کم کر کے معاشرتی استحکام کو چیلنج کرتی ہے اور نسلی منافرت کو ایک مسلسل سائیکل میں تبدیل کر دیتی ہے۔

سائبر بلیٹنگ (cyberbullying) اور نفرت انگیز تقاریر (hate speech) ڈیجیٹل نسلی منافرت کی سب سے براہ راست اور تباہ کن شکل ہیں۔ سوشل میڈیا پر نسل، رنگ، مذہب یا لسانی بنیاد پر نشانہ بنانا، توہین آمیز میمز، ویڈیوز اور کمنٹس ذاتی اور اجتماعی سطح پر شدید نفسیاتی نقصان پہنچاتے ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے کہ نوجوانوں میں سائبر بلیٹنگ کی شرح بلند ہے، جہاں نسلی اقلیتوں کے افراد زیادہ شکار ہوتے ہیں۔⁹ یہ نفرت انگیز

⁷ Á. S. Corella, "Racism in the Digital Age: The Impact of Social Media Algorithms on Public Discourse," *The Age of Human Rights Journal* 25 (December 2025),

<https://revistaselectronicas.ujaen.es/index.php/TAHRJ/article/view/9603/10089>; C. Kentmen-Cin, "Hate Speech on Social Media: A Systemic Narrative Review," *Social Sciences* 14, no. 10 (2025): 610, <https://www.mdpi.com/2076-0760/14/10/610>.

⁸ K. N. Hampton, "Disrupting Echo Chambers? How Social Media Is Related to...", *Information, Communication & Society* (2025),

<https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/1369118X.2025.2460556>; "Toxic Politics and TikTok Engagement in the 2024 U.S. Election," *Misinformation Review* (August 20, 2025), <https://misinforeview.hks.harvard.edu/article/toxic-politics-and-tiktok-engagement-in-the-2024-u-s-election/>.

⁹ "Online Hate and Harassment: The American Experience 2024," ADL (2024, with updates into 2025–2026 trends), <https://www.adl.org/resources/report/online-hate-and-harassment-american-experience-2024>; C. Imperato et al., "A Meta-Analytical Examination of the

مواد نہ صرف ذاتی ذہنی صحت کو متاثر کرتا ہے بلکہ آف لائن تشدد اور سماجی تقسیم کو بھی جنم دیتا ہے۔ پاکستان سمیت جنوبی ایشیا میں خواتین، مذہبی اقلیتوں اور لسانی گروہوں کے خلاف ڈیجیٹل ہراسمنٹ کی مثالیں بڑھ رہی ہیں، جو حکومتوں کو ریگولیٹری چیلنجز کا سامنا کراتی ہیں۔ ڈیجیٹل عہد میں یہ نفرت فوری اور عالمی پیمانے پر پھیلتی ہے، جس سے روایتی تدارک کے طریقے ناکافی ہو جاتے ہیں۔

4۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور عصبیت کے فروغ کے اسباب

گمنامی (anonymity) ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر عصبیت اور نسلی منافرت کے فروغ کا ایک اہم سبب ہے۔ جب صارفین حقیقی شناخت چھپا کر پوسٹ کرتے ہیں تو وہ غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ اظہار کرتے ہیں، جو روایتی میڈیا میں ممکن نہیں ہوتا۔ یہ گمنامی نفرت انگیز مواد، توہین آمیز تبصرے اور نسلی/قبائلی حملوں کو بڑھا دیتی ہے کیونکہ صارف کو سماجی دباؤ یا قانونی نتائج کا خوف نہیں رہتا۔ تحقیق بتاتی ہے کہ گمنام اکاؤنٹس پر نفرت انگیز مواد زیادہ پھیلتا ہے، جو نوجوانوں اور اقلیتوں کو خاص طور پر نشانہ بناتا ہے۔ پاکستان جیسے معاشروں میں مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے خلاف گمنام اکاؤنٹس سے چلنے والے مہم جوئی عام ہیں، جو سماجی ہم آہنگی کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ غیر ذمہ دارانہ اظہار نہ صرف ذاتی سطح پر نفسیاتی اذیت کا باعث بنتا ہے بلکہ اجتماعی طور پر عصبیت کو معمول بنا دیتا ہے۔¹⁰

الگور تھم اور ایکو چیمرز (echo chambers) عصبیت کے فروغ میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے الگور تھم صارف کی پچھلی سرگرمی، لائکس اور شیئرز کی بنیاد پر ایسا مواد دکھاتے ہیں جو اس کی موجودہ عقائد کی تصدیق کرے، جس سے فلٹر بلز بنتے ہیں۔ نتیجتاً صارف مخالف آراء سے الگ تھلگ رہ جاتا ہے اور نسلی یا قبائلی برتری کے بیانیوں میں مزید گھن جاتا ہے۔ حالیہ مطالعے ظاہر کرتے ہیں کہ الگور تھم affective polarization کو بڑھاتے ہیں اور نوجوان نسل میں شناخت پر مبنی تقسیم کو تقویت دیتے ہیں۔ پاکستان میں صوبائی، لسانی اور فرقہ وارانہ ایکو چیمرز الگور تھم کی وجہ سے تیزی سے پھیل رہے ہیں، جہاں ایک گروہ دوسرے کو مستقل طور پر دشمن سمجھنے لگتا ہے۔ یہ ڈیجیٹل گروہ بندی حقیقت سے دور لے جاتی ہے اور نسلی تفریق کو ایک مسلسل سائیکل میں تبدیل کر دیتی ہے۔¹¹

فیک نیوز اور نفرت انگیز بیانیہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر عصبیت کو ہوا دینے والے طاقتور آلے ہیں۔ جھوٹی خبروں، گمراہ کن ویڈیوز اور نفرت پر مبنی بیانیوں کو الگور تھم ویریلٹی کی بنیاد پر پروموٹ کرتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ انگیجمنٹ پیدا کرتے ہیں۔ یہ مواد نسلی، قبائلی یا مذہبی تقسیم کو بڑھاتا ہے اور حقیقی دنیا میں تشدد کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ پاکستان کے تناظر میں فیک نیوز اکثر لسانی عصبیت، مہاجر بمقابلہ مقامی یا فرقہ وارانہ تناؤ کو ہوا دیتی ہے،

Association between Online Discrimination and Mental Health,” Aggression and Violent Behavior (2025); “All the Latest Cyberbullying Statistics for 2026,” BroadbandSearch (February 2026), <https://www.broadbandsearch.net/blog/cyber-bullying-statistics>.

¹⁰ C. Kentmen-Cin, “Hate Speech on Social Media: A Systemic Narrative Review,” Social Sciences 14, no. 10 (2025): 610, <https://www.mdpi.com/2076-0760/14/10/610>; S. Criss, “Race and Ethnicity in Facebook Images and Text,” JMIR Formative Research (2025), <https://formative.jmir.org/2025/1/e62713>.

¹¹ M. Ahmmad, “Trap of Social Media Algorithms: A Systematic Review,” Societies 15, no. 11 (2025): 301, <https://www.mdpi.com/2075-4698/15/11/301>; Adiba Mahbub Proma et al., “Exploring the Role of Randomization on Belief Rigidity in Online Social Networks,” IEEE Transactions on Affective Computing (2026), discussed in Phys.org, February 10, 2026, <https://phys.org/news/2026-02-social-media-algorithm-redesign-echo.html>.

جبکہ عالمی سطح پر بھی یہ شناخت کی سیاست کو مسخ کرتی ہے۔ یہ بیانیہ نہ صرف جہالت پھیلاتے ہیں بلکہ صوفیانہ اخلاقیات کی بنیاد پر قائم انسانی اخوت کے تصور کو بھی کمزور کرتے ہیں۔¹²

5- اسلامی تعلیمات میں نسلی مساوات کا تصور

قرآن کریم انسانی وحدت اور مساوات کا ایک واضح اور بنیادی تصور پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبائل بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے“ (سورۃ الحجرات: ۱۳)۔ یہ آیت نسل، رنگ، زبان اور قبائلی تفاوت کو اللہ کی نشانی قرار دیتی ہے، نہ کہ برتری کا ذریعہ۔ سورۃ الروم (۳۰:۲۲) میں رنگوں اور زبانوں کی تنوع کو اللہ کی قدرت کی نشانی کہا گیا ہے، جو یہ واضح کرتا ہے کہ اختلاف رنگ اور نسل فطری اور مثبت ہے، جبکہ اس کی بنیاد پر تفاخر انسانی جہالت ہے۔ قرآن کی روشنی میں تمام انسان ایک ہی نفس سے پیدا ہوئے ہیں (سورۃ النساء: ۱)، جس سے وحدت انسانیت کا اصول اخذ ہوتا ہے۔ یہ تعلیم نسلی منافرت کو بنیادی طور پر مسترد کرتی ہے اور تقویٰ کو واحد معیار قرار دیتی ہے۔¹³ ڈیجیٹل عہد میں جہاں شناخت کی سیاست گروہی تفاخر کو ہوا دے رہی ہے، قرآن کا یہ پیغام انسانی اخوت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ نسلی امتیاز کے خاتمے کی ایک عملی مثال پیش کرتی ہے۔ جاہلی عرب میں سیاہ فام غلاموں اور غیر عربوں کے ساتھ شدید تعصب عام تھا، لیکن نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو مؤذن بنا کر اس عصبیت کو چیلنج کیا۔ ایک موقع پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو ان کی ماں کی نسبت سے پکارا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر! تم میں جاہلیت کی باقیات ہیں۔“ یہ واقعہ نسلی تعصب کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عرب کا غیر عرب پر، سفید کا سیاہ پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ سیرت کی یہ مثالیں بتاتی ہیں کہ اسلام نے نسلی برتری کے جاہلی ڈھانچے کو توڑ کر انسانی مساوات قائم کی۔¹⁴ برصغیر اور پاکستان جیسے متنوع معاشروں میں جہاں قبائلی اور لسانی عصبیت موجود ہے، سیرت نبوی کا یہ نمونہ ڈیجیٹل نفرت کے خلاف ایک طاقتور تدارک پیش کرتا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع اسلامی تاریخ کا ایک سنگ میل ہے جو انسانی مساوات کا عالمی چارٹر ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ آدم ایک ہے۔ عرب کا غیر عرب پر، غیر عرب کا عرب پر، سفید کا سیاہ پر اور سیاہ کا سفید پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ اور نیک عمل کے۔“ یہ خطبہ جاہلی عصبیت کا خاتمہ کرتا ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی خاندان قرار دیتا ہے۔ یہ نہ صرف نسل پرستی بلکہ تمام قسم

¹² C. Kentmen-Cin, “Hate Speech on Social Media” (2025); “Digital Hate and Misinformation is a Growing Threat to Minorities in Pakistan,” CSO Hate (November 6, 2024, with ongoing trends into 2025–2026), <https://www.csohate.org/2024/11/06/digital-hate-threat-to-minorities-in-pakistan/>; RN Wahid, “Fake News on Social Media: Looking into Potential Solutions for Pakistani Journalists” (2025).

¹³ Juan Cole, “The Qur'an's Celebration of Diverse Skin Colors: Forms of Equality in the Muslim Scripture,” Informed Comment (January 21, 2025), <https://www.juancole.com/2025/01/celebration-equality-scripture.html>; “What Does the Quran Say About Racism?,” Studio Arabiya (accessed 2026), <https://studioarabiya.com/what-does-the-quran-say-about-racism/>.

¹⁴ Abu Amina Elias, “Racial Justice in the Quran and Sunnah,” AbuAminaElias.com (updated discussions 2025), <https://www.abuaminaelias.com/anti-racism-in-islam/>; “Prophet Muhammad's Example of Anti-Racism,” Twist Islamophobia (2020, with ongoing references 2025–2026).

کی تفریق کو مسترد کرتا ہے۔¹⁵ آج ڈیجیٹل عہد میں جہاں سوشل میڈیا الگورتھم ایکو چیمرز پیدا کر کے نسلی منافرت کو پھیلا رہے ہیں، خطبہ حجۃ الوداع کا یہ پیغام صوفیانہ اخلاقیات کے ساتھ مل کر رواداری اور انسانی اتحاد کی بنیاد بن سکتا ہے۔ یہ تعلیمات نہ صرف نظریاتی ہیں بلکہ عملی طور پر معاشرتی عدل قائم کرنے کا راستہ دکھاتی ہیں۔

6- صوفیانہ اخلاقیات: بنیادی تصورات

صوفیانہ اخلاقیات کا مرکزی تصور وحدت الوجود (Wahdat al-Wujud) ہے، جو تمام کائنات کو ایک الہی حقیقت کا مظہر قرار دیتا ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی کے افکار سے منسوب یہ نظریہ وجود کی وحدت پر زور دیتا ہے، جس میں تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے وجود کے مختلف تجلیات ہیں۔ یہ نہ صرف توحید کا گہرا فلسفیانہ بیان ہے بلکہ انسان دوستی (humanity) کی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔ جب سالک وحدت الوجود کی معرفت حاصل کرتا ہے تو وہ نسل، رنگ، زبان اور قبائلی تفاوت کو سطحی سمجھتا ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی الہی خاندان کا حصہ دیکھتا ہے۔ یہ تصور تنوع کو اللہ کی نشانی قرار دیتا ہے اور نسلی تفاخر کو جہالت کا نام دیتا ہے۔ معاصر مطالعے بتاتے ہیں کہ وحدت الوجود جدید دور میں رواداری، ہم آہنگی اور کثیر الثقافتی معاشروں میں انسانی اتحاد کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے، خاص طور پر جہاں ڈیجیٹل پولرائزیشن گروہی تقسیم پیدا کر رہی ہے۔¹⁶ برصغیر میں خواجہ معین الدین چشتی جیسے صوفیاء نے اس اصول کو عملی شکل دی اور سلج کل (صلح باسب) کا پیغام پھیلا یا، جو آج بھی نسلی منافرت کے خلاف ایک طاقتور اخلاقی بنیاد ہے۔

تزکیہ نفس اور اصلاح باطن صوفیانہ اخلاقیات کے عملی ستون ہیں۔ تزکیہ نفس کا مطلب نفس امارہ کے رذائل جیسے غرور، حسد، عصبیت اور نفرت کو پاک کر کے نفس مطمئنہ تک پہنچنا ہے۔ صوفیاء اسے ریاضت، مراقبہ، ذکر اور مجاہدہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، جس سے باطن کی آلودگی دور ہوتی ہے اور ظاہری اعمال میں خلوص پیدا ہوتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف فرد کی روحانی ترقی بلکہ سماجی اصلاح کا بھی ذریعہ ہے۔ جب سالک اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ تعصب اور منافرت سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ اسلامی تصوف میں تزکیہ نفس کو مغربی نفسیات کے ساتھ تقابلی طور پر بھی دیکھا گیا ہے، جو بتاتا ہے کہ یہ ذاتی ترقی کا ایک جامع ماڈل ہے۔¹⁷ ڈیجیٹل عہد میں جہاں سوشل میڈیا گمنامی اور الگورتھم کی وجہ

¹⁵ “The Last Sermon (Khutabul Wada) of Prophet Muhammad,” SoundVision.com (accessed 2026), <https://www.soundvision.com/article/the-last-sermon-khutabul-wada-of-prophet-muhammad>; “Lessons About Diversity, Equality, and Unity from the Last Sermon of Prophet Muhammad,” MANA Justice (February 19, 2025), <https://manajustice.org/embracing-diversity-and-equality-in-islam-lessons-from-the-last-sermon-of-prophet-muhammad/>.

¹⁶ Yogi Fery Hidayat, “The Concept of Wahdat Al-Wujud Ibn ‘Arabi’s Thought and Its Relevance in Sufism,” Journal of Noesantara Islamic Studies (2024/2025); Syed Hamid Farooq Bukhari and N. Akhter, “Wahdat al-Wujūd in Sufi Thought: Bridging Metaphysical Unity and Mystical Devotion,” Al-Āfaq Islamic Research Journal 5, no. 1 (2025): 1–11, <http://alaafaqjournal.com/index.php/alaafaq/article/view/230>; Karsten Ramser, “Ibn Arabi Commentary on Wahdat al-Wujud (Unity of Being),” (December 11, 2024), <https://karsten-ramser.medium.com/ibn-arabi-commentary-on-wahdat-al-wujud-unity-of-being-99662a0704f3>.

¹⁷ ، (2025) ڈاکٹر محمد امین، اسلام اور تزکیہ نفس: مغربی نفسیات کے ساتھ تقابلی مطالعہ archive.org/details/20251111_20251111_0838; “The Role of Sufis in Promoting Social and Communal Harmony,” Reflections (April 14, 2025), <https://reflections.live/articles/21138/the-role-of-sufis-in-promoting-social-and-communal-harmony-article-by-sahadat-alam-21491-m9fzi47g.html>.

سے عصبیت بڑھا رہے ہیں، تزکیہ نفس کا یہ اصول اندرونی پاکیزگی کے ذریعے بیرونی نفرت کا تدارک کر سکتا ہے۔ صوفیاء کا کہنا ہے کہ بغیر باطنی اصلاح کے ظاہری مذہبی اعمال بے اثر رہتے ہیں۔

محبت، رواداری اور عجز و انکسار صوفیانہ اخلاقیات کے عملی مظاہر ہیں۔ صوفیاء محبت کو اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ تعلق کا بنیادی اصول قرار دیتے ہیں، جو وحدت الوجود سے جنم لیتی ہے۔ یہ محبت نسل پرستی یا قبائلی عصبیت کو ختم کر کے انسانی اخوت قائم کرتی ہے۔ رواداری (tolerance) صوفی طریقے کا لازمی جزو ہے، جو مختلف مذاہب، مذاہب اور گروہوں کے ساتھ احترام کا رویہ سکھاتی ہے۔ عجز و انکسار (humility) غرور اور تفاخر کا علاج ہے، جو سالک کو دوسروں کے سامنے جھکنے اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ برصغیر کے صوفی بزرگوں نے ان اصولوں کو عملی شکل دی، جہاں وہ ہندو، مسلمان، سکھ اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو ایک ہی دربار میں جمع کرتے تھے۔¹⁸ ڈیجیٹل عہد میں جہاں سائبر بلیٹنگ اور نفرت انگیز تقاریر عام ہیں، صوفیانہ اخلاقیات کا یہ تینوں پہلو محبت، رواداری اور انکسار، نسلی منافرت کے خلاف ایک جامع تدارک پیش کرتے ہیں۔ یہ اخلاقیات نہ صرف فرد کو بدلتی ہیں بلکہ معاشرے کو رواداری اور ہم آہنگی کی طرف لے جاتی ہیں۔

7- صوفیانہ اخلاقیات اور ڈیجیٹل رویے

صوفیانہ اخلاقیات زبان کی حفاظت اور آن لائن گفتگو کو ایک مقدس امانت قرار دیتی ہے۔ صوفیاء کے نزدیک زبان قلب کی آئینہ دار ہے، اس لیے ہر لفظ کو اللہ کے حضور جواب دہی کے احساس سے ادا کرنا چاہیے۔ ڈیجیٹل عہد میں جہاں ایک کلک سے الفاظ لاکھوں تک پہنچ جاتے ہیں، صوفی اصول ”کلام میں خیر“ اور ”زبان کی حفاظت“ پر زور دیتا ہے۔ سوشل میڈیا پر گالی گلوچ، توہین آمیز کمنٹس یا جلد بازی میں پوسٹ کرنے سے قبل سالک کو سوچنا چاہیے کہ کیا یہ کلام دل کو پاک رکھے گا یا نفرت کا بیج بوئے گا۔ صوفی بزرگوں کی تعلیم ہے کہ ”جو زبان سے نکلا، وہ تیرے جو واپس نہیں آتا“۔ معاصر ڈیجیٹل اخلاقیات میں یہ اصول اسلامی کمیونیکیشن اخلاق کا حصہ بنتا ہے، جو آن لائن گفتگو کو احترام، حقیقت پسندی اور فائدہ مندی کی طرف لے جاتا ہے۔¹⁹ پاکستان جیسے معاشروں میں جہاں لسانی اور قبائلی تناؤ ڈیجیٹل طور پر پھیلتا ہے، زبان کی یہ حفاظت نسلی منافرت کو روکنے کا عملی ذریعہ بن سکتی ہے۔ صوفی طرز فکر سالک کو سکھاتا ہے کہ آن لائن بھی وہی بولے جو آسنے سامنے بولنے سے شرماتا ہو۔

تحمل (tolerance) اور اختلاف رائے کا ادب صوفیانہ اخلاقیات کا ایک اہم ستون ہے جو ڈیجیٹل رویوں میں رواداری کی بنیاد رکھتا ہے۔ صوفیاء اختلاف کو اللہ کی نشانی سمجھتے ہیں اور اسے محبت و احترام کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر جہاں الگورتھم مخالف آراء کو دکھانے سے گریز کرتے ہیں، صوفی اخلاقیات سالک کو سکھاتی ہے کہ اختلاف کو ذاتی دشمنی نہ سمجھا جائے۔ KH Said Aqil Siroj جیسے معاصر صوفی مفکرین ڈیجیٹل دور میں تحمل، اخوت ایمانی اور بین المذاہب ہم آہنگی پر زور دیتے ہیں۔²⁰ یہ ادب اختلاف کو سننے، سمجھنے اور جواب

¹⁸ Asghar Ali Engineer, “Khwaja Moinuddin Chishti – A Model for Sufi Islam,” Secular Perspective (June 1, 2012, with continued relevance in 2024–2025 discussions); Sahadat Alam, “The Role of Sufis in Promoting Social and Communal Harmony” (2025).

¹⁹ A. Rosyad, “Sufi Ethics for the Digital Age: Developing Virtual Spirituality and Moral Awareness,” Muharrrik: Jurnal Dakwah dan Sosial 8, no. 1 (2025),

<https://ejournal.insuriponorogo.ac.id/index.php/muharrrik/article/view/8154/4756>; IO Assayouti, “Islamic Communicative Ethics and the Moral Crisis of Digital Behaviour,” International Journal of Current Science Research and Review (2026), <https://ijcsrr.org/wp-content/uploads/2026/02/30-2102-2026.pdf>.

²⁰ “Sufism and Islamic Moderation in the Digital Era: The Relevance of KH. Said Aqil Siroj’s Thought,” (2025–2026), <https://discovery.researcher.life/article/sufism-and-islamic-moderation-in-the-digital-era-the-relevance-of-kh-said-aqil-siroj-s-thought-in-sustainable->

دینے میں انکسار کا تقاضا کرتا ہے، نہ کہ فوری رد عمل یا بلاک کرنے کا۔ برصغیر کے صوفی بزرگوں نے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک ہی دربار میں جمع کر کے یہ عملی نمونہ پیش کیا۔ آج ڈیجیٹل عہد میں یہ اصول ایکو چیمرز توڑنے اور پورلرائزیشن کم کرنے کا موثر طریقہ پیش کرتا ہے۔ تخیل کا یہ رویہ نہ صرف ذاتی بلکہ اجتماعی سطح پر سماجی ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

صبر و ضبط صوفیانہ اخلاقیات کا ایک بنیادی اصول ہے جو ڈیجیٹل ماحول میں اخلاقی اصول کے طور پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ڈیجیٹل دنیا فوری رد عمل، ویریل غصہ اور جذباتی پوسٹس کی دنیا ہے، جبکہ صوفی طرز فکر صبر کو قلب کی تربیت اور نفس کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ صبر کا مطلب ہے کہ provocation پر فوری جواب نہ دیا جائے بلکہ حکمت، تدبر اور اللہ پر بھروسے کے ساتھ پیش آیا جائے۔ صوفیاء کے نزدیک صبر ”نصف ایمان“ ہے، جو ڈیجیٹل بلڈنگ، نفرت انگیز تقاریر یا فیک نیوز کے سامنے بھی برقرار رکھنا چاہیے۔ حالیہ مطالعات بتاتے ہیں کہ صوفی تعلیمات ڈیجیٹل تھکاوٹ (digital fatigue) اور اخلاقی بحران کے خلاف اندرونی قوت فراہم کرتی ہیں۔²¹ پاکستان میں نوجوان نسل جو سوشل میڈیا پر شدید عصبیت کا شکار ہو رہی ہے، صبر و ضبط کے اس اصول سے ڈیجیٹل رویوں کو متوازن بنا سکتی ہے۔ یہ اصول نہ صرف فرد کو ذہنی سکون دیتا ہے بلکہ آن لائن گفتگو کو مثبت اور تعمیری بناتا ہے۔

صوفیانہ اخلاقیات ڈیجیٹل رویوں کو محض تکنیکی اصولوں سے آگے لے جا کر انہیں روحانی تربیت سے جوڑتی ہے۔ زبان کی حفاظت، تخیل اور صبر کے یہ تینوں پہلو ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کے تدارک کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو وحدت الوجود کی روشنی میں انسانی اخوت کو تقویت دیتے ہیں۔

8- ڈیرہ غازی خان: ایک مائیکرو کیس اسٹڈی

ڈیرہ غازی خان جنوبی پنجاب کا ایک ایسا مائیکرو کیس اسٹڈی ہے جہاں قبائلی نظام (ٹمنڈاری سسٹم) اور نسلی شناخت آج بھی معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی ڈھانچے کی بنیادیں تشکیل دیتی ہے۔ یہ علاقہ بلوچ قبائل کی آبادی کا مرکز ہے جہاں مزاری، لغاری، کھوسہ، قیصرانی، بزدار، لونڈ اور دیگر ٹمنڈ قبائل کی طاقتور شناخت موجود ہے۔ یہ قبائل نہ صرف قبائلی سرداروں (ٹمنڈاروں) کی قیادت میں منظم ہیں بلکہ ان کی نسلی وفاداریاں انتخابی سیاست، زمین داری اور سماجی درجہ بندی کو کنٹرول کرتی ہیں۔²² تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو یہ نظام جاہلی عصبیت کی جدید شکل ہے جو وسائل کی تقسیم اور سیاسی اقتدار کو قبائلی شناخت کی بنیاد پر محدود رکھتا ہے، جس سے علاقائی ترقی اور قومی ہم آہنگی میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈیجیٹل عہد میں یہ شناخت روایتی جغرافیائی حدود سے نکل کر عالمی سطح پر پھیل رہی ہے، جہاں نوجوان نسل قبائلی فخر کو نئی شکل دے رہی ہے۔

[character-education/65a587c2478f39ad96e142e9a3ee896c](https://www.researchgate.net/publication/35872478f39ad96e142e9a3ee896c); also published version on ResearchGate (January 15, 2026).

²¹ RO Mustapha, “The Behavior of Sufi Adherents on Social Media and Their Challenges in Nigeria,” *Khazanah: Jurnal Ilmu Agama Islam* (2024, with relevance in 2025–2026 discussions), <https://khazanah.uinsgd.ac.id/index.php/ijik/article/view/43974>; see also studies on digital Sufism addressing patience and spiritual integrity in technology (2024–2025).

²² Rafiq Akber, “The Important Tribes of Dera Ghazi Khan and Their Political Influence on the Electoral Politics of the District Dera Ghazi Khan,” *Balochistan Review* (2021), <https://www.uob.ac.pk/Journals/Balochistan-Review/data/BR%2001%202021/159-177%20The%20Important%20Tribes%20of%20Dera%20Ghazi%20Khan%20and%20their%20Political%20influence%20on%20the%20electoral%20politics%20of%20the%20district%20Dera%20Ghazi%20Khan,%20Rafiq%20Akber.pdf>.

قبائلی نظام میں مزاری، لغاری اور کھوسہ جیسے بڑے ٹمن نسلی شناخت کے سب سے نمایاں مثال ہیں۔ مزاری قبائل روہی کے صحراؤں اور پہاڑی علاقوں میں اپنی تاریخی بہادری اور سرداروں کی قیادت پر فخر کرتے ہیں، جبکہ لغاری اور کھوسہ قبائل چوٹی زرین اور ملحقہ علاقوں میں سیاسی اور معاشی غلبہ رکھتے ہیں۔ یہ قبائل سیرائی بولنے والے بلوچ ہیں جو اپنی بلوچی نسل کو سیرائی ثقافت پر فوقیت دیتے ہیں اور انتخابی سیاست میں اسے ہتھیار بناتے ہیں۔²³ حالیہ انتخابات ۲۰۲۲ میں نوجوانوں اور خواتین کے 'کیموفلیجڈ ووٹ' نے روایتی ٹمنداری کو کمزور کیا، مگر قبائلی شناخت اب بھی سیاسی اتحادوں کی بنیاد ہے۔ یہ شناخت مثبت ثقافتی فخر بھی پیدا کرتی ہے لیکن جب یہ دوسرے قبائل یا سیرائی عوام کو کمتر سمجھنے لگے تو نسلی تباہی میں تبدیل ہو جاتی ہے، جو علاقائی تناؤ کا باعث بنتا ہے۔

سوشل میڈیا پر قبائلی تباہی کا اظہار ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت کی نئی شکل اختیار کر چکا ہے۔ فیس بک، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور واٹس ایپ گروپس میں مزاری، لغاری اور کھوسہ نوجوان اپنے قبائلی جھنڈے، سرداروں کی تصاویر، روایتی ترانوں اور 'ہماری ٹمن سب سے بڑی' جیسے نعروں سے بھری پوسٹس شیئر کرتے ہیں۔ عالمی میڈیا کے اثرات نے قبائلی نوجوانوں کی ثقافتی شناخت کو تبدیل کر دیا ہے، جہاں ڈیجیٹل پلیٹ فارمز قبائلی فخر کو ویریل بناتے ہیں۔²⁴ یہ اظہار اکثر مخالف قبائل کے خلاف طنز، میمز اور ویڈیوز کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جو ایکو جیمبر زپیدا کر کے پولرائزیشن بڑھاتا ہے۔ پاکستان جیسے متنوع معاشرے میں یہ ڈیجیٹل قبائلی تباہی نہ صرف ذاتی سطح پر تناؤ پیدا کرتا ہے بلکہ حقیقی دنیا میں جھگڑوں اور انتخابی تشدد کا پیش خیمہ بھی بن سکتا ہے۔

ڈیجیٹل قبائلی تباہی کا یہ رجحان گمنامی اور الگورتھم کی وجہ سے مزید شدت اختیار کر رہا ہے، جہاں نوجوان نسل روایتی قبائلی اقدار کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زندہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ ۲۰۲۵ کے مطالعے بتاتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان کے نوجوان گلوبل میڈیا کے زیر اثر اپنی قبائلی شناخت کو مزید مضبوط کر رہے ہیں، جو بعض اوقات دوسری نسلوں کے ساتھ تصادم کا باعث بنتا ہے۔²⁵ یہ عمل سماجی ہم آہنگی کو کمزور کرتا ہے اور صوفیانہ روایت کی بنیاد پر قائم انسانی اخوت کے تصور کو چیلنج کرتا ہے۔ تاہم یہ مائیکرو کیس اسٹڈی پاکستان کے دیگر قبائلی علاقوں کے لیے بھی آئینہ ہے، جہاں ڈیجیٹل عصبیت روایتی تقسیموں کو نئی شکل دے رہی ہے۔

خواجہ غلام فرید کی تعلیمات اس مائیکرو کیس میں وحدتی عنصر کے طور پر ابھرتی ہیں جو قبائلی تباہی کے خلاف ایک طاقتور تدارک پیش کرتی ہیں۔ ان کی سریائی کافیاں محبت، رواداری، وحدت الوجود اور انسانی اخوت کا پیغام دیتی ہیں، جو نسل، قبائل اور رنگ کی تقسیم سے بالاتر انسانی روح کی وحدت پر زور دیتی ہیں۔ ۲۰۲۵ میں منعقد ہونے والی انٹرنیشنل خواجہ غلام فرید کانفرنس نے ان تعلیمات کو جدید تناظر میں زندہ کیا، جہاں امن،

²³ "Camouflaged Voters Render Tribal Chiefs Irrelevant in 2024 Elections," Dawn, February 16, 2024, <https://www.dawn.com/news/1814564>.

²⁴ Muhammad Adeel Kamran, "Age Differences in Effects of Global Factors on Cultural Identity: An Exploration of Tribal Community Dera Ghazi Khan," Pakistan Journal of Humanities and Social Sciences (2023), <https://journals.internationalrasd.org/index.php/pjhss/article/view/1328>; see also global media impact updates in 2025 studies.

²⁵ Ayaz et al., "A Sociological Study about Effects of Global Media on Youth Culture in Dera Ghazi Khan" (2025), https://www.researchgate.net/publication/387776073_A_Sociological_Study_about_Effects_of_Global_Media_on_Youth_Culture_in_Dera_Ghazi_Khan; S. Akhtar, "The Supremacy of Racial Identity in Islam and Issue of Language Shifting" (2025), <http://alqamarjournal.net/index.php/alqamar/article/download/1654/1023>.

بھائی چارے اور برداشت پر زور دیا گیا۔²⁶ ڈیرہ غازی خان کے صوفیانہ ماحول میں خواجہ فرید کی تعلیمات قبائلی نوجوانوں کو ڈیجیٹل تقاضے سے نکال کر اندرونی تزکیہ اور بیرونی رواداری کی طرف لے جا سکتی ہیں۔ یہ تعلیمات نہ صرف تاریخی ہیں بلکہ معاصر ڈیجیٹل چیلنجز کے لیے ایک عملی اخلاقی فریم ورک فراہم کرتی ہیں، جو ڈیرہ غازی خان کو نسلی ہم آہنگی کا نمونہ بنا سکتی ہیں۔

9- تجزیہ: صوفیانہ اخلاقیات بطور کاؤنٹر نیٹیو

نفرت انگیز بیانیے (hate speech) کا تنقیدی جائزہ ڈیجیٹل عہد کی سب سے خطرناک حقیقت کو سامنے لاتا ہے۔ سوشل میڈیا الگورتھم، گمنامی اور ایکو چیمرز کی وجہ سے نفرت انگیز مواد تیزی سے پھیلتا ہے، جو سماجی تقسیم، سیاسی پولرائزیشن اور بعض اوقات آف لائن تشدد کا باعث بنتا ہے۔ یہ بیانیہ شناخت کی سیاست (identity politics) کو ہتھیار بنا کر ہم بمقابلہ ان کی نفسیات کو تقویت دیتا ہے، جس میں نسلی، قبائلی، لسانی یا مذہبی گروہوں کو دشمن قرار دیا جاتا ہے۔²⁷ سیاسی سائنس کے حالیہ مطالعات بتاتے ہیں کہ آن لائن ہراسمنٹ نہ صرف marginalized گروہوں کی آواز کو دباتا ہے بلکہ exclusionary ایجنڈوں کو فروغ دیتا ہے۔ پاکستان اور جنوبی ایشیا میں فرقہ وارانہ، قبائلی اور لسانی نفرت کا ڈیجیٹل بیانیہ نوجوان نسل کو شدید متاثر کر رہا ہے، جہاں فیک نیوز اور جذباتی میمز حقیقت کو مسخ کر دیتے ہیں۔ یہ بیانیہ جہالت، خوف اور طاقت کی ہوس پر مبنی ہے، جو معاشرتی ہم آہنگی کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ صوفیانہ اخلاقیات اس بیانیے کا تنقیدی تجزیہ کرتے ہوئے اسے سطحی اور روحانی طور پر خالی قرار دیتی ہے، کیونکہ یہ انسانی وحدت کی بجائے تقسیم پر زور دیتی ہے۔

صوفیانہ پیغامِ محبت کا اطلاق نفرت انگیز بیانیے کے خلاف ایک طاقتور کاؤنٹر نیٹیو پیش کرتا ہے۔ صوفیانہ اخلاقیات وحدت الوجود، محبت (mahabbah)، رواداری (tasamuh) اور انسانی اخوت (ukhuwah insaniyah) پر مبنی ہے، جو تمام مخلوقات کو الہی تجلی کا مظہر دیکھتی ہے۔ یہ پیغام نسل، رنگ، زبان اور قبائل کی تقسیم سے بالاتر ہو کر قلب کی پاکیزگی اور بیرونی رواداری پر زور دیتا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں یہ اطلاق سوشل میڈیا پر مثبت مواد، کاؤنٹر سپیچ اور محبت پر مبنی کہانیوں کے ذریعے ممکن ہے۔²⁸ اندونیشیا کے Idrisiyah صوفی آرڈر کی مثال بتاتی ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر صوفی تعلیمات کو استعمال کر کے hoax، hate speech اور intolerance کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ برصغیر میں خواجہ غلام فرید اور دیگر صوفیاء کی کافیاں محبت کا وہ پیغام دیتی ہیں جو قبائلی تقاضوں اور نسلی عصبیت کو توڑتی ہیں۔ یہ اطلاق نہ صرف نظریاتی ہے بلکہ عملی طور پر ڈیجیٹل مواد تخلیق، ڈیجیٹل لٹریسی اور انٹرایکٹو گفتگو کے ذریعے معاشرتی رویوں کو تبدیل کر سکتا ہے۔ صوفی محبت کا بیانیہ نفرت کو جہالت قرار دے کر اس کی جگہ انسانی اتحاد اور انکسار کو قائم کرتا ہے۔

²⁶ “Need for Connecting Younger Generation with Sufi Heritage,” Dawn, December 18, 2025, <https://www.dawn.com/news/1961687>; “International Khawja Ghulam Fareed Conference 2025,” Punjab Arts Council, <https://pac.punjab.gov.pk/node/1054>.

²⁷ C. Kentmen-Cin, “Hate Speech on Social Media: A Systemic Narrative Review,” Social Sciences 14, no. 10 (2025): 610, <https://www.mdpi.com/2076-0760/14/10/610>.

²⁸ A. Rosyad, “Sufi Ethics for the Digital Age: Developing Virtual Spirituality and Moral Awareness,” Muharrrik: Jurnal Dakwah dan Sosial 8, no. 1 (2025), <https://ejournal.insuriponorogo.ac.id/index.php/muharrrik/article/view/8154/4756>; D. Abdurahman and B. Hariyanto, “The Transformation of the Zawiyah Into Digital Spaces: The Role of the Idrisiyah Order of Tasikmalaya in Peacebuilding in Indonesia” (2026), <https://digilib.uin-suka.ac.id/id/eprint/75790/1/The%20Transformation%20of%20the%20Zawiyah%20Into%20Digital%20Spaces%20The%20Role%20of%20the%20Idrisiyah%20Order%20of%20Tasikmalaya%20in%20Peacebuilding%20in%20Indonesia.pdf>.

ڈیجیٹل اصلاح معاشرہ میں صوفیانہ کردار مرکزی اور انقلابی ہے۔ ڈیجیٹل عہد میں جہاں الگورتھم پورائزیشن بڑھاتے ہیں اور گمنامی غیر ذمہ دارانہ رویے کو فروغ دیتی ہے، صوفیانہ اخلاقیات زبان کی حفاظت، تحمل، صبر اور تزکیہ نفس جیسے اصولوں کے ذریعے ایک اخلاقی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔²⁹ یہ کردار صرف رد عمل نہیں بلکہ فعال اصلاح ہے، جہاں صوفی طرز فکر ڈیجیٹل لٹریسی، کاؤنٹر نیٹیو تخلیق اور مجازی روحانی حلقوں (digital zawiyah) کے ذریعے نوجوان نسل کو تربیت دیتا ہے۔ پاکستان جیسے متنوع معاشرے میں جہاں قبائلی اور لسانی عصمت ڈیجیٹل طور پر پھیل رہی ہے، صوفی تعلیمات انسانی مساوات اور محبت کو زندہ کر کے سماجی استحکام پیدا کر سکتی ہیں۔ حالیہ مطالعات ظاہر کرتے ہیں کہ صوفی اخلاقیات ڈیجیٹل اخلاق (digital ethics) کی بنیاد بن سکتی ہے، جو خود آگاہی، خود کنٹرول اور empathy کو فروغ دیتی ہے۔ یہ کردار معاشرے کو سطحی تفاخر سے نکال کر روحانی گہرائی اور اجتماعی ہم آہنگی کی طرف لے جاتا ہے۔

صوفیانہ اخلاقیات بطور کاؤنٹر نیٹیو نہ صرف نفرت کا جواب ہے بلکہ ایک متبادل دنیاوی نظریہ بھی پیش کرتی ہے۔ یہ بیانیہ وحدت الوجود کی روشنی میں تمام انسانوں کو ایک ہی حقیقت کا حصہ دیکھتا ہے، جو ڈیجیٹل پورائزیشن کے خلاف سب سے مؤثر علاج ہے۔ تاہم اس اطلاق کے لیے صوفی اداروں، علماء اور نوجوانوں کی مشترکہ کوشش درکار ہے تاکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر صوفی پیغام کو منظم اور مؤثر طریقے سے پھیلا یا جاسکے۔³⁰ یہ تجزیہ ثابت کرتا ہے کہ صوفیانہ اخلاقیات ڈیجیٹل عہد کی نسلی منافرت کے لیے ایک جامع، روحانی اور عملی تدارک ہے، جو محبت، رواداری اور اندرونی اصلاح کے ذریعے معاشرے کو تبدیل کر سکتی ہے۔

10- سفارشات اور مستقبل کے امکانات

تحقیق کے نتائج واضح طور پر بتاتے ہیں کہ ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت اور قبائلی عصمت نے روایتی شکلوں سے نکل کر الگورتھم، گمنامی اور ایکو چیمبرز کی بدولت نئی اور زیادہ خطرناک شکل اختیار کر لی ہے۔ پاکستان جیسے متنوع معاشرے میں، خاص طور پر ڈیرہ غازی خان جیسے علاقوں میں، سوشل میڈیا قبائلی تفاخر کو فروغ دے رہا ہے جو سماجی ہم آہنگی اور قومی اتحاد کے لیے سنگین چیلنج ہے۔ اس کے برعکس، صوفیانہ اخلاقیات جو وحدت الوجود، محبت، رواداری، تزکیہ نفس اور انسانی اخوت پر مبنی ہے نسلی منافرت کا ایک مؤثر اور گہرا کاؤنٹر نیٹیو ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ اخلاقیات نہ صرف نفرت انگیز بیانیے کی جڑوں کو چیلنج کرتی ہے بلکہ ڈیجیٹل رویوں کو روحانی تربیت سے جوڑ کر اندرونی اصلاح کا راستہ بھی دکھاتی ہے۔ نتائج سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ صوفی فکر ڈیجیٹل پورائزیشن اور سائبر بلینگ کے خلاف ایک جامع تدارک فراہم کرتی ہے۔

اس تحقیق کی بنیاد پر چند اہم سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے، تعلیمی نصاب میں ڈیجیٹل اخلاقیات اور صوفیانہ فکر کا باقاعدہ امتزاج کیا جائے۔ سکول، کالج اور یونیورسٹی کے نصاب میں قرآن و سیرت کی روشنی میں انسانی مساوات، صوفی بزرگوں کی تعلیمات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر زبان کی حفاظت، تحمل اور صبر جیسے موضوعات کو لازمی طور پر شامل کیا جائے تاکہ نوجوان نسل ڈیجیٹل ماحول میں ذمہ دارانہ رویہ اپنائے۔ دوسرا، سوشل میڈیا پر مثبت بیانیے کی منظم ترویج کی جائے۔ صوفی اداروں، علماء کرام اور نوجوان انفلوئنسرز کو مل کر محبت، رواداری اور انسانی

²⁹ Z. Bulan et al., "Transformation of Sufi Practices in the Digital Age: the Case of Central Asia," International Journal of Islamic Thoughts 13, no. 1&2 (2025), <https://ijits.net/ojs3/index.php/ijits/article/view/176>; Spiritual Integrity in the Digital Realm: Sufism and Technology (2024–2025 studies).

³⁰ A. Kumar, "Popular music as desecuritising discourse," (2025), <https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/22041451.2025.2575552> (on Sufi love and tolerance in media); also relevant to counter-narrative through Sufi values in Pakistan context.

اخوت پر مبنی مواد تیار کرنا چاہیے جو نفرت انگیز بیانیے کا موثر جواب بن سکے۔ تیسرے، ریاستی سطح پر پالیسی سازی ضروری ہے۔ حکومت کو سوشل میڈیا ریگولیشن، ڈیجیٹل لٹریسی مہمات اور صوفی ثقافت کی ترویج کے لیے قومی پالیسیاں بنانی چاہئیں جن میں صوفی تعلیمات کو نسلی ہم آہنگی کا حصہ بنایا جائے۔

مستقبل کے امکانات امید افزا ہیں۔ اگر صوفیانہ اخلاقیات کو ڈیجیٹل اصلاح کا مرکزی حصہ بنایا گیا تو پاکستان جیسے معاشروں میں نسلی اور قبائلی منافرت کو نمایاں طور پر کم کیا جاسکتا ہے۔ ڈیجیٹل zawiyah، آن لائن صوفی حلقے اور AI کی مدد سے صوفی پیغام کی ترویج نئی راہیں کھول سکتی ہیں۔ طویل مدت میں یہ نقطہ نظر نہ صرف سماجی استحکام بلکہ قومی اتحاد اور بین الاقوامی سطح پر اسلام کی پرامن تصویر بھی پیش کر سکتا ہے۔ صوفی فکر کا یہ احیاء ڈیجیٹل عہد کو نفرت کی بجائے محبت اور رواداری کا دور بنا سکتا ہے۔

11- نتیجہ

ڈیجیٹل عہد میں نسلی منافرت اور قبائلی عصبیت نے اگلوں، تھم، ایکو چیمرز اور گمنامی جیسے عوامل کے باعث نہ صرف نئی جہتیں اختیار کر لی ہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ پاکستان خصوصاً ڈیرہ غازی خان جیسے علاقوں میں قبائلی شناخت کی ڈیجیٹل تشہیر نے تفاخر کو فروغ دے کر سماجی تقسیم کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ اس تناظر میں صوفیانہ اخلاقیات، جو وحدت الوجود، محبت، رواداری، تزکیہ نفس اور انسانی اخوت کے تصورات پر مبنی ہیں، نسلی منافرت کے خلاف ایک موثر اور جامع کاؤنٹر نیٹو پیش کرتی ہیں۔ یہ اخلاقیات نہ صرف نفرت انگیز بیانیوں کی جڑوں تک رسائی حاصل کرتی ہیں بلکہ ڈیجیٹل رویوں کو روحانی تربیت سے ہم آہنگ کر کے اندرونی اصلاح اور خارجی رواداری کا راستہ بھی دکھاتی ہیں۔ موجودہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ صوفی تعلیمات کو نصاب میں شامل کرنے، سوشل میڈیا پر مثبت بیانیے کی ترویج اور ریاستی پالیسیوں میں شامل کرنے سے ڈیجیٹل دور میں پیدا ہونے والے تعصبات کا موثر انداز میں تدارک ممکن ہے۔ مستقبل میں ڈیجیٹل زاویہ، مصنوعی ذہانت اور مجازی صوفی حلقے اس سلسلے میں امید افزا ذرائع ثابت ہو سکتے ہیں۔ صوفیانہ اخلاقیات کا یہ احیاء ڈیجیٹل عہد کو نفرت سے نکال کر محبت، برداشت اور انسانی اتحاد کا دور بنا سکتا ہے۔